یا بالفاظِ دیگر اصلاحِ احوال کے لیے "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی جملہ کوششیں کتاب و سنت کی روشنی میں ہونی چاہئیں، ورنہ نہ صرف ان کے مثبت نتائج برآمد نہ ہوں گے، بلکہ اللہ رب العزت کے نزدیک بھی ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی!

پس آج جبکہ پاکستانی معاشرہ ہر قسم کے جرائم، بے عملیوں اور بدعملیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، علمائے اُمت کا یہ فرض ہے کہ پہلے وہ خود صحیح ہوں، اپنے تئیں ایمان و تقویٰ اور اخلاق و اعمالِ صالحہ سے آراستہ کریں، پھر اُمت کی خیر خواہی اور اصلاحِ احوال کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے میدان میں نکلیں ـــــ صراطِ مستقیم کی طرف امت کی راہنمائی کریں اور ہر قسم کی اعتقادی، عملی، اخلاقی اور سماجی برائیوں کے خاتمہ کے لیے بے چین ہو جائیں کہ عافیت و سلامتی کا راستہ تو بس یہی ہے۔ ورنہ خدانخواستہ یہ بداعمالیاں جو ہمارے معاشرہ میں روز افزوں ہیں، نہ صرف اس دنیا میں ہمیں چین نہیں لینے دیں گی بلکہ یہ ہماری عاقبت کی تباہی و بربادی کا پیغام بھی لائیں گی ـــــ اور جس سے علمائے امت ہرگز ہرگز بری الذمہ نہیں ہوں گے! ـــــ وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب جناب فضل رو پڑی

میں درود اسپہ ہوں بھیجتا تیری شامل اسمیں رضا بھی ہے

نہیں میں اکیلا جہان میں میرے ساتھ میرا خدا بھی ہے
یہ خدا کا خاص کرم بھی ہے میرے محسنوں کی دعا بھی ہے

تری رحمتوں کا بھی شکریہ میرے مولا میں نے کیا بھی ہے
کبھی بھول چوک بھی ہوگئی کبھی دھوکا مجھ کو لگا بھی ہے

کبھی کاروانِ حیات میں کوئی راہبر بھی ملا نہیں
کبھی اس نشیب و فراز میں میرا حل معمہ ہُوا بھی ہے

مجھے وہ زمانہ بھی یاد ہے کہ نہ میرے ساتھ کوئی بھی تھا
فقط اک خدا ہی کی ذات تھی کرم اس نے مجھ پہ کیا بھی ہے

کبھی یاس حد سے جو بڑھ گئی تو بڑھایا آس نے حوصلہ
سدا کامیاب رہا ہوں میں میرے ساتھ ایسا ہُوا بھی ہے

کبھی مجھ کو دادِ وفا ملی کبھی سادگی کی سزا ملی
یہ ستم ظریفی بھی ہو چکی تو کرم خدا نے کیا بھی ہے

میری باز پرس حضورِ حق میرے انفعال کی کیفیت
یہ میری خودی کی انا بھی ہے یہ میری انا کی سزا بھی ہے

وہ رسولؐ تیرا امیرے خدا نہیں ایک پل مجھے بھولتا
میں درود اس پہ ہوں بھیجتا تیری شامل اسمیں رضا بھی ہے

وہی کامیاب ہے آدمی جسے ڈر خدا کا ہے ہر گھڑی
جسے عشق بھی ہے حضورؐ سے جسے پاسِ شرم و حیا بھی ہے